قیامت کا دن

ابو حامد عمران رضا عطاری مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

قیامت کا دن

ابو حامد عمران رضا عطاری مدنی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــــــام:

قیـامـت کادن

ازقـــــلــــــم:

ابوحامدعمران رضاعطاری مدنی

سَنَہ اشـــــاعت:

شوال ۱۴۴۴ھ

APRIL 2023

صـــفحات:

73

OUR DESIGNING PARTNER

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 4

دعا پڑھ لیجئے 6

کتاب پڑھنے کی نیتیں 6

انبیاے کرام اور قیامت کا خوف 10

قیامت کی ہولناکیاں 11

سورہ زلزال اور قیامت کا ذکر 14

قیامت کا زلزلہ 17

ہر رشتہ دار سے دروی 18

کافر اور نافرمان کے نامۂ اعمال کی کیفیت 19

سورہ غاشیہ اور قیامت کا منظر 21

مجرموں الگ ہو جاؤ 22

ہر ہزار میں صرف ایک جنتی: 23

قیامت کیا ہے 24

قبر سے محشر کی طرف 25

میدان محشر 28

حساب کا سخت لمحہ 29
جس سے حساب میں سختی ہوئی 34
روزِ قیامت کے چار سوال 35
دنیا ایک دھوکہ 36
آسمان پھٹ جائے گا 37
رسول اللہ ﷺ کی شفاعت 39
خدا کا کلام 42
قیامت کی گرمی 42
روزِ محشر کی مشقت 45
جنت سے محرومی 46
پل صراط کا منظر 47
میں پل صراط کیسے پار کروں گا 49
حسن بصری اور پل صراط 50
15 ہزار سال کی مسافت 51
پل صراط کا خوف 52
50 ہزار سال کا دن 53

مسلمانوں پر محشر کا دن مختصر ہو گا 53
میزان عمل 54
اللہ کی بارگاہ میں پیشی 56
ترکی اور سیریا کا زلزلہ 58
ہماری اردو کتابیں: 60

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

دعا پڑھ لیجئے

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے نیچے لکھی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے۔

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

الحمد للہ رب العلمین و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب پڑھنے کی نیتیں

فرمان مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! نِیَّۃُ الْمُؤْمِن خَیْرٌ مِنْ عَمَلِهِ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الكبير للطبراني،ج:6،ص:185)

دو مدنی پھول بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و (۲) صلوۃ اور (۳) تعوذ و (۴) تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ (۵) رضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (۶) حتی الوسع اس کا باوضو اور (۷) قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔ (۸) قرآنی آیات و احادیث مبارکہ کی

زیارت کروں گا۔(۹) جہاں جہاں اللہ کا نام پاک آئے گا وہاں عزوجل اور (۱۰) جہاں جہاں "سرکار" کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پڑھوں گا۔(۱۱) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔(۱۲) اس حدیث پاک تَهَادَوْا تَحابُوا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ج:2،ص:908) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔(۱۳) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ان شاء اللہ !(ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من صلی علیّ من أمتِی صَلاۃ مخلصا من قلبه صلی الله عَلَیْهِ بها عشر صلوات. میری امت میں سے جس نے خالص دل سے مجھ پر درود شریف پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ ورَفعه بها عشر دَرَجات. اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔ وکتب لَهُ بها عشر حَسَنات ومحا عَنهُ عشر سیئات .اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ مٹائے گا۔(عمل الیوم واللیل،ج:1،ص:166)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللهُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا فرمایا،اس میں مختلف مخلوقات کو پیدا کیا۔ دنیا کی ایک متعیّن مدت ہے جب وقت پورا ہو جائے گا تو یہ دنیا فنا ہو جائے گی،قیامت برپا ہوگی، زمین پر بسنے والی تمام مخلوق کو فنا ہونا ہے۔کوئی جان ایسی نہیں جس کے لیے ہمیشگی ہو سوائے باری تعالیٰ کے سب نے ایک دن فنا ہو جانا ہے۔یہاں ہمیشہ کوئی نہیں رہے گا۔ دنیا کی زندگی فانی جبکہ آخرت کی زندگی باقی اور دائمی ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ.

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔[العنکبوت ۶۵]

اصل کامیابی یہی ہے بندہ قیامت کے روز امتحان میں کامیاب ہو جائے۔ اور یہ کامیابی وہی حاصل کر سکتا ہے جس نے دنیا میں نیک کام کیے ہوں گے۔ خدا کو راضی کیا ہو گا۔ حرام اور جہنم میں لے جانے والے کاموں سے خود کو بچایا ہو گا۔

قیامت کا دن مقرر ہے، وہ 50 ہزار سال کا دن ہو گا۔ لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔ سورج سوا میل پر آگ برسا رہا ہو گا۔ آج اس کی پیٹھ ہماری طرف ہے، اس دن سورج کا رُخ ہماری طرف ہو گا۔ زمین تانبے کی ہو گی، پسینہ اس بلا کا نکلے گا کہ 70 گز زمین میں جذب ہو جائے گا، جو پسینہ جذب نہ ہو سکے گا وہ اوپر چڑھے گا۔ کسی کے ٹخنوں تک، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک، کسی کی گردن تک، اور کافر اپنے پسینے میں ڈبکیاں کھا رہے ہوں گے۔ پیاس اس شدت کی ہو گی کی کہ زبان پیاس کی وجہ سے کانٹے کی طرح ہو جائے گی۔ کسی کی زبان باہر نکل آئے گی۔

ہر ایک کو پل صراط پر گزرنا ہو گا۔ کوئی بجلی کی چمک کی طرح پار کر جائے گا، کوئی گھوڑے کی رفتار کی طرح، کوئی گھٹنے کے بل، کوئی گِھسٹتا ہوا۔ اور بہت سارے لوگ ایسے ہوں گے جو پل صراط پار نہیں کر پائیں گے اور کٹ کٹ کر جہنم میں گر جائیں

گے۔

تمام مخلوق کے سامنے نامۂ اعمال پڑھنے کو دیا جائے گا۔ جو جو گناہ کیے، لوگوں سے چھپ کر کیے یا سامنے کیے ایک ایک گناہ خدا کی بارگاہ میں پڑھ کر سنانا ہو گا۔ پھر میزان رکھی جائے گی لوگوں کے اعمال وزن کیے جائیں گے۔ اور جنت و جہنم میں جانے کا فیصلہ ہو گا۔

مجھے نزع و قبر و قیامت میں مولیٰ | تو امن و اماں دے تو اپنی رِضا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! | صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

انبیائے کرام اور قیامت کا خوف

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب موت اور قیامت کو یاد کرتے تو رونے لگتے یہاں تک کہ آپ کے جوڑ ہِل جاتے، پھر جب رحمتِ الٰہی کا ذکر کیا جاتا تو اپنی حالت میں واپس لوٹتے۔ (سیرت الانبیاء ص676)

امام شعبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عیسی علیہ السلام کے سامنے قیامت کا ذکر کیا جاتا تو شدت خوف سے آپ کی چیخ نکل جاتی اور فرماتے: ابن مریم کے لیے یہی مناسب ہے کہ تذکرۂ قیامت کے وقت اس کی چیخ نکل جائے۔ اللہ اکبر! حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ عظیم ہستی ہیں جو یقینی طور پر قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے

ہیں انہیں قیامت کی بڑی گھبراہٹ غمزدہ نہ کرے گی، خود بھی یقینی اور حتمی طور پر بخشے ہوئے ہیں اور اپنی شفاعت سے کتنوں کو عذاب جہنم سے نجات دلا کر داخل جنت فرمائیں گے، اس عظیم مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود موت اور قیامت کی ہولناکیوں سے اس قدر خوفزدہ ہیں تو ان لوگوں کو نزع کی شدت اور قیامت کو لے کر کس قدر فکر مند اور خوفزدہ ہونا چاہیے جن کے نہ ایمان پر خاتمے کی خبر ہے اور نہ قیامت کے دن نجات یافتہ ہونے کا یقینی علم ہے۔(سیرتِ انبیاء ص 807)

قیامت کی ہولناکیاں

صاحب بہار شریعت، صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ قیامت کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھتے ہیں: قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ دہ اٹھیں گے۔ کوئی پیدل، کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو ۲، کسی پر تین ۳، کسی پر چار ۴، کسی پر دس ۱۰ ہوں گے۔ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ حشر کو جائے گا، کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی۔

میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے، اُس دن زمین تانبے کی ہوگی

اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا۔ راویِ حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سُرمہ کی سلائی ہے یا میلِ مسافت، اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بہت فاصلہ ہے۔۔۔؟! کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اِس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے، پھر بھی جب سر کے مقابل آجاتا ہے، گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے، اُس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور اُس کا منہ اِس طرف کو ہو گا، تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا۔۔۔؟! اور اَب مٹّی کی زمین ہے، مگر گرمیوں کی دھوپ میں زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا، اُس وقت جب تانبے کی ہوگی اور آفتاب کا اتنا قرب ہو گا، اُس کی تپش کون بیان کر سکے۔۔۔؟! اللہ پناہ میں رکھے۔ بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر، کسی کے سینہ، کسی کے گلے تک، اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مبتلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے، جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب

تیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یو ہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو۔ وعلی ھذا القیاس۔

پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا۔۔۔! حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کریں گے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا: ہر ہزار سے نوسو ننانوے، یہ وہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے، حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے، غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ۲ ہوں، سو ۱۰۰ ہوں، ہزار ۱۰۰۰ ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں الاماں۔۔۔! اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے، دو چار دن، دو چار ماہ کی نہیں، بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا، قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک اہلِ محشر اسی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو اِن

مصیبتوں سے رہائی دلائے، ابھی تک تو یہی نہیں پتا چلتا ہے کہ آخر کدھر کو جانا ہے، یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نبوت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہم کو اِس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔(بہار شریعت،ج:1،ص:132)

سورہ زلزال اور قیامت کا ذکر

قیامت کی دہشت اور زلزلے کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ ٱلْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ○جب زمین تھرتھرائے گی جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔وَأَخْرَجَتِ ٱلْأَرْضُ أَثْقَالَهَا.اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی۔وَقَالَ ٱلْإِنسَٰنُ مَا لَهَا ○اور آدمی کہے اسے کیا ہوا۔يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ○ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ○اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا۔يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ ٱلنَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا۟ أَعْمَٰلَهُمْ ○ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے کئی راہ ہوکر تاکہ اپنا کیا دکھائے جائیں۔فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ توجو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا۔وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ اور جو ایک ذرّہ بھر

برائی کرے اسے دیکھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ آیت " یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" تلاوت فرمائی، پھر ارشاد فرمایا "تم جانتے ہو کہ اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم زیادہ جانتے ہیں۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فإن أخبارها أن تشهد على كل عبد أو أمة بما عمل على ظهرها أن تقول: عمل كذا وكذا يوم كذا وكذا. اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کیے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اس نے فلاں دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (سنن ترمذی، ج:4، ص:619)

علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أن الله تعالى يجعل الأرض حيوانا عاقلا ناطقا ويعرفها جميع ما عمل أهلها فحينئذ تشهد لمن أطاع وعلى من عصى. (قیامت کے دن) اللہ پاک زمین کو عاقل حیوان کی طرح بنادے گا جس کو بولنے کی صلاحیت ہوگی، اور وہ ہر اس شخص کو پہچانے گی جس نے اس پر عمل کیا ہو گا، وہ زمین گواہی دے گی کہ فلاں نے نیکی کی ہے، فلاں نے گناہ کیا ہے۔ (تفسیر رازی، ج32، ص:255)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کریں اس دن پر جس دن زمین گواہی دے رہی

ہوگی۔ آج گناہ کرنا ہو کوئی لوگ کہتے ہیں یار فلاں شہر چلو، اس شہر میں میرے جاننے والے بہت ہیں، فلاں ملک چلتے ہیں ادھر جا کر شراب پیئیں گے، ادھر جا کر حرام کاری کریں گے وہاں کوئی جاننے والا نہیں۔ لوگوں سے تو چھپ کر گناہ کر لیا مگر ایک ذات تو ہے جو تمہیں ہر وقت دیکھ رہی ہے، تم مشرق و مغرب میں جہاں چاہے چلے جاؤ، رب تمہیں دیکھ رہا ہے۔

کتنا شرمندہ ہو گا وہ شخص، زمین جس کے بارے میں کہے گی اے اللہ میرے حصہ پر آیا تھا شراب پی کر گیا تھا، آیا تھا حرام کام کر کے گیا تھا، نماز چھوڑ کر گیا تھا۔ آج سفر کرنا ہو بس ہو یا ٹرین، فلائٹ ہو یا بائک اکثر لوگ گانا سنتے سنتے جاتے ہیں، پوری زمین کو گواہ کیا مگر حرام کام کا گواہ کیا۔ کیا میرا ٹریول ٹائم درود ٹائم نہیں ہو سکتا۔ کیوں نہ ہم ایسے کام کریں کہ زمین کہے مولا میری طرف سے گزرا تھا تو نماز پڑھی تھی، ذکر و درود کرتے ہوئے گزرا تھا۔ پہلے ہی کتنے گناہ کر لیے ہیں نہ جانے زمین کے کتنے حصہ کنارے گناہ پر گواہ بن گئے ہیں۔ اب کچھ تو نیکیاں کر لو! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، کب موت آجائے اور ہم قبر میں اتار دیے جائیں۔

ہر گنہ سے بچا مجھ کو مولی
نیک خَصلَت بنا مجھ کو مولی

تجھ کو رَمضان کا واسِطہ ہے
یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب !
صلَّی اللہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

قیامت کا زلزلہ

ایک دوسرے مقام پر قیامت کی یوں منظر کشی کی گئی ہے فرمایا: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمْۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ ٱلسَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى ٱلنَّاسَ سُكَٰرَىٰ وَمَا هُم بِسُكَٰرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ ٱللَّهِ شَدِيدٌ﴾ جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہو گی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے۔ [الحج ا-۲]

ایک جگہ اللہ فرماتا ہے: ﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ جب آسمان شق ہو۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔ وَإِذَا ٱلْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ﴾ اور جب زمین دراز کی جائے۔ اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے سزاوار ہی یہ ہے۔ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَٰقِيهِ اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا۔ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ

حِسَاباً یَسِیراً ○ وَیَنقَلِبُ إِلَیٰٓ أَهْلِهِ مَسْرُوراً ○ تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے۔اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا۔اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا۔ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ وَرَآءَ ظَهْرِهِۦ ○ فَسَوْفَ يَدْعُوا۟ ثُبُوراً ۱۱○ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ○اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے۔وہ عنقریب موت مانگے گا۔اور بھڑکتی آگ میں جائے گا۔ إِنَّهُۥ كَانَ فِيٓ أَهْلِهِۦ مَسْرُورًا ○ إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ○ بَلَىٰٓ ۚ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرا ○ بیشک وہ اپنے گھر میں خوش تھا۔وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں۔ہاں کیوں نہیں بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔ [الانشقاق۱-۱۵]

ہر رشتہ دار سے دروی

قیامت کے دن ایسا ہولناک اور دہشت ناک منظر ہو گا کہ بھائی، بھائی سے ، بیٹا، باپ اور ماں سے ، شوہر، بیوی سے بھاگ رہے ہوں گے۔ ہر کسی کو اپنی جان کی پرواہ ہوگی۔کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہو گا۔نہ باپ بیٹے کو کام آئے گا، نہ بیٹا باپ کو۔ ایک نیکی بھی کوئی کسی کو دینے لیے تیار نہیں ہو گا۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے : فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ(33)يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ(34)وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ(35)وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ (36)لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ(37) پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی۔اس دن آدمی اپنے بھائی

سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی۔

وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ(38)ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ(39)وَ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ(40)تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (41)أُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ(42) بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے۔ ہنستے ہوئے خوشیاں مناتے ہوں گے۔ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہوگی۔ ان پر سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں۔[العبس ۳۳،۴۲]

کافر اور نافرمان کے نامۂ اعمال کی کیفیت

کافروں کا الٹا ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے نکال کر اس میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔ جس کا نامہ اعمال اس کے الٹے ہاتھ میں دیا گیا وہ تباہ و برباد ہوگا۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ يَٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ○ اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، کہے گا، ہائے کسی طرح مجھے اپنا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ○ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی۔ مَآ أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَٰنِيَهْ ○ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال۔ میرا سب زور جاتا رہا۔

اب اللہ پاک اس پر اپنا قہر نازل فرمائے گا اور ارشاد ہو گا: خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ○ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ صَلُّوهُ ○ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فَٱسْلُكُوهُ ○ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ ٱلْعَظِيمِ ○ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ۔ پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ ۔ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے، اسے پرو دو ۔ بے شک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ۔ [الحاقہ ۲۵-۳۲]

خدائے قہار ہے غضب پر کُھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللهُ تعالٰی علٰی محمَّد

قیامت کے دن ہر بندہ اپنا حساب کرنے کے لیے خود ہی کافی ہوگا، عافیت اسی میں ہے کہ اپنے اعمال کا آج ہی حساب کرلیں ۔ اللہ فرماتا ہے: كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا(۱۳) اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا. اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگادی ہے اور ہم اس کے لیے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا ۔ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامہ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلیے تو خود ہی کافی ہے ۔ [بنی اسرائیل: ۱۴،۱۳]

سورہ غاشیہ اور قیامت کا منظر

آج لوگوں کی کوشش ہوتی ہے میں خوبصورت نظر آوں۔ لوگ میرے حسن کی تعریف کریں۔ مجھے عزت ملے، مجھے لوگ دیکھیں۔ مگر سنو! قیامت کے دن گناہ کرنے والوں کا چہرہ کیسا ہوگا۔ سورہ غاشیہ میں اللہ پاک فرماتا ہے: هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ. بیشک تمہارے پاس چھا جانے والی مصیبت کی خبر آچکی۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌ(2) بہت سے چہرے اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ(3) تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً(4) کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے۔ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ (5) لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ(6) لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ(7) انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا۔ ان کے لیے کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے نجات دے گا۔

چند آیات کے بعد فرمایا: مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ(23) فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (24) اِنَّ اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ(25) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ(26) ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا۔ تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا۔ بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے۔ [التغاشیہ۲۶،۱]

اے عاشقانِ رسول! اس سے پہلے کہ آپ میں سے کسی کے بارے میں یہ شور مچ

جائے کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے، جلدی غسال کو بلا لائو، چنانچہ غسال تختہ اٹھائے چلا آ رہا ہو، غسل دیا جا رہا ہو...کفن پہنایا جا رہا ہو... پھر اندھیری قَبر میں اُتار دیا جائے۔ قیامت کے دن رب کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ یہ سب پیش آنے سے قبل ہی مان جائیے، جلدی جلدی گناہوں سے سچی توبہ کر لیجیے۔ ابھی توبہ کا وقت موجود ہے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مجرموں الگ ہو جاؤ

اے میرے پیارے بھائیو! آج ہر کسی کی چاہت ہے میری تعریف ہو، مجھے برا نہ کہا جائے، ذرا یاد کرو اس وقت کو جب نیکوں اور مجرموں کو الگ کر دیا جائے گا۔ ایک ہزار میں سے نوسو ننیانوے مجرموں کو الگ کر دیا جائے گا، میں اس وقت کہاں ہوں گا، کیا میرے اعمال ایسے ہیں کہ میں نجات یافتہ لوگوں کی صف میں کھڑا ہو گا یا پھر اپنے کرتوتوں کی بنا پر مجرموں میں رہوں گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: وَٱمْتَـٰزُوا۟ ٱلْيَوْمَ أَيُّهَا ٱلْمُجْرِمُونَ آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو۔ [یس ۵۹]

شیخ التفسیر مفتی قاسم عطاری مدظلہ العالی اس کی تفسیر میں ایک واقعہ لکھتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ آپ لوگوں کے پاس کیوں نہیں بیٹھتے اور ان سے باتیں کیوں بیان نہیں کرتے؟ تو آپ نے فرمایا: چار باتوں

نے مجھے مشغول کر دیا ہے، اگر میں ان سے فارغ ہو گیا تو میں ضرور تمہارے پاس بیٹھو ں گا اور تمہارے ساتھ باتیں بھی کروں گا۔ لوگوں نے عرض کی: وہ چار باتیں کیا ہیں؟ اس کے جواب میں آپ نے وہ باتیں ارشاد فرمائیں اور ان میں سے ایک بات یہ فرمائی کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''وَ امْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ'' میں غور کیا تو مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ میں کس گروہ میں جدا کیا جاؤں گا۔ (صراط الجنان فی تفسیر القران علی تحت السورۃ یس 59)

ہر ہزار میں صرف ایک جنتی:

محسن کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روزِ قیامت کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ ایسا دن ہے جس میں اللہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو بلائے گا اور ارشاد فرمائے گا: ابْعَثْ بَعْثَ النّارِ. اے آدم! اٹھو اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیجو۔ آپ عرض کریں گے: یا رَبِّ وما بَعْثُ النّارِ؟ دوزخ میں کتنوں کو بھیجنا ہے؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تِسْعُ مِائَةٍ وتِسْعَةٌ وتِسْعُونَ إلى النّارِ وواحِدٌ إلى الجَنَّةِ. ہر ایک ہزار میں سے 999 کو۔ یہ سن کر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس قدر غمگین ہوئے کہ تھوڑا سا بھی نہ ہنستے۔ (المنتخب من مسند عبد بن حمید، ج:2، ص:91)

ہنس ہنس کر جھوٹ بولنے والوں، ہنس ہنس کر وعدہ خِلافی کرنے والوں، ہنس ہنس کر ملاوٹ والا مال بیچنے والوں، ہنس ہنس کر فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں اور گانے

باجے سننے والوں ،ہنس ہنس کر مسلمانوں کو ستانے اور بِلااِجازتِ شرعی اُن کی دل آزاریاں کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے ،اگر اللہ ناراض ہوگیا اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم روٹھ گئے اور غفلت کے سبب دِیدہ دلیری کے ساتھ ہنس ہنس کر گناہوں کا اِرتکاب کرنے کے باعث ایمان برباد ہوگیا اور جہنّم مقدّر بن گیا تو کیا بنے گا!کیا کبھی سوچا کہ ایک ہزار میں سے نو سو ننیانوے مجرموں کو الگ کیا جائے گا میں اس وقت کہاں ہوں گا ؟ میرے اعمال کیسے ہیں ؟کیا میں ایسا ہوں کہ مجھے قیامت کے دن نیک لوگوں کے ساتھ رکھا جائے ؟

قیامت کیا ہے

قیامت کیا ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:اَلْقَارِعَةُ ۙ (۱) مَا الْقَارِعَةُ ۚ (۲) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ (۳) وہ دل دہلا دینے والی۔وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟اور تجھے کیا معلوم کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟۔یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ (۴) جس دن آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے ۔وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ (۵) اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے۔فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ (۶) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ (۷) توجس کے ترازو بھاری ہوں گے ۔وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ (۸) فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ؕ (۹) وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ

مَاهِيَهْ ؕ(۱۰)نَارٌ حَامِيَةٌ ۠(۱۱) ۔اور جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے۔ تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا۔ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ایک شعلے مارتی آگ ہے۔

[القارعہ ۱۱،۱]

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: قارعہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ اس کی دہشت ،ہَولناکی اور سختی سے (تمام انسانوں کے) دل دہل جائیں گے اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو قارِعہ کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صُور میں پھونک ماریں گے تو ان کی پھونک کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔(صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ج:10، ص:803)

قبر سے محشر کی طرف

صور پھونکنے کے بعد تمام مخلوق میدان محشر میں حاضر ہوگی جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ(51)قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٚ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ(52) اور صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلے جائیں گے۔ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگا دیا؟ یہ وہ ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا

اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا۔اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ(53)وہ تو صرف ایک چیخ ہوگی تو اسی وقت وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر کردیے جائیں گے۔[یس ۵۳،۵۲]

ایک جگہ ان لوگوں کی حالت بیان فرمائی کہ مدہوشی کی وجہ سے لوگ ایسے ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں گے جیسا کہ ٹڈیاں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں۔ارشاد فرمایا:يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ(۶)خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ.جس دن پکارنے والا ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا۔(تو)ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔قبروں سے یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں۔[قمر ۶۔۷]

اس آیت کی تفسیر میں ہے:جس طرح پروانے شعلے پر گرتے وقت مُنْتَشِر ہوتے ہیں اور ان کے لیے کوئی ایک جہت مُعَیَّن نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال قیامت کے دن مخلوق کے اِنتشار کا ہو گا کہ جب انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا تو وہ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح مُنْتَشِر ہوں گے اور ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت کی طرف جارہا ہو گا۔(صراط الجنان فی تفسیر القرآن، ج:10، ص:803)

سورہ مریم میں اللہ پاک ارشاد فرمایا:يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ

وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔ [مریم ۸۶،۸۵]

اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس ارشاد فرماتے ہیں: پرہیزگار سوار ہو کر آئیں گے اور مجرم پیدل۔ (آخرت کے حالات، ص:85)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا سودہ بنت زمعہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: يبعث الناس حفاة عراة غرلا قد ألجمهم العرق وبلغ شحوم الآذان. لوگوں کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے ہوں گے، انہیں ان کے پسینے نے لگام ڈال رکھی ہوگی اور وہ پسینہ کانوں کی لو تک پہنچ جائے گا۔ میں نے عرض کی: يبصر بعضنا بعضا. کیا ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: شغل الناس ﴿لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه﴾. لوگ اس سے غافل ہوں گے، اس دن ہر ایک کو ایک فکر ہوگی وہی اس کو کافی ہوگی۔ (معجم کبیر، ج:24، ص:34)

ان مجرموں کو جنہوں نے حق بات کو نہ سنا، خدا کی نافرمانی میں لگے رہے، کان سے حرام سنتے رہے، زبان سے حرام بولتے ہیں، آنکھوں سے حرام دیکھتے رہے، قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ وہ اندھے، بہرے، اور گونگے ہوں گے۔

ہر طرف سے ان پر ذلت سوار ہوگی۔ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا(97) ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔ [بنی اسرائیل ۹۷]

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھر مار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

میدان محشر

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے، اُس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔(بہار شریعت، ج:1، ص:132)

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ(48) جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے، ایک اللہ کے سامنے جو سب

پر غالب ہے۔

یعنی: اُن کے اوصاف بدل دیے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی، نہ اُس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے، نہ گہرے غار، نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور سورج و چاند کی روشنیاں ختم ہو جائیں گی۔

حضرت سہل ابن سعد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يحشر الناس يوم القيامة على أرض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لأحد. لوگ قیامت کے دن اس سفید زمین میں جمع کیے جائیں گے جو میدہ کی روٹی کی طرح ہے جس میں کسی کا نشان نہ ہو گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ج:3، ص:1533)

حساب کا سخت لمحہ

قیامت کے روز ہر کوئی جان جائے گا کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا تھا۔ اس دن دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: **يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا.** جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا: ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔ [النبا۴۰]

آج دنیا میں جب فیصلہ ہونا ہوتا ہے تو وکیل کو رشوت دے دی جاتی ہے، پولس پکڑ لے تو رشوت دے دی جاتی ہے۔ کبھی کسی کو دھوکا دے دیا۔ کوئی گناہ کرتا دیکھ لے تو کہتے ہیں کہ تم نے غلط دیکھا تھا وہ میں نہیں کوئی اور تھا۔ اس سے تو جھوٹ بول دیا مگر اللہ تو جانتا ہے۔ کل قیامت کے دن انسان کی جرأت نہیں ہوگی کہ جھوٹ بول سکے، بات بنانے کی کوشش کرے گا بھی تو اس کی زبان بند کر دی جائے گی۔ پھر اس کے اعضا ہاتھ، پاؤں، آنکھیں گواہی دیں گی۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ آج ہم ان کے مونھوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔ [یٰسٓ ۶۵]

واں نہیں بات بنانے کی مجال — چارۂ اقرار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
منہ دکھانے کا نہیں اور سحر — عام دربار ہے کیا ہونا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! — صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے لوگوں ذرا غور کرو! آج اگر لوگوں سے چھپ کر گناہ کر بھی لیا تو کل قیامت میں ہاتھ کہے گا کہ مولی اس نے مجھ سے حرام چیز پکڑی تھی۔ زبان کہے گی: اس نے مجھ سے حرام بات نکالی تھی، فلاں کو گالی دی تھی، فلاں کی غیبت کی تھی۔ آنکھ کہے گی: اس

نے مجھ سے تیری حرام کردہ چیزیں دیکھی تھیں ، فلمے ڈرامے دیکھے ، بے پردہ تصاویر دیکھیں۔ اس دن صرف اور صرف شرمندگی ہوگی۔

تُو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تاب ناراضی
تو نا خوش جس سے ہو برباد ہے تیری قَسم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ایک مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: إِنَّ ٱلسَّمْعَ وَٱلْبَصَرَ وَٱلْفُؤَادَ كُلُّ أُو۟لَـٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔ [الاِسراء۳۶]

آج دنیا میں جو چاہے کرلو! مگر ایک دن آئے گا جس دن تم سے پوچھا جائے گا، بتا! تو نے دنیا میں کیا کیا؟ اللہ پاک فرماتا ہے: ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ. پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ [التکاثر۸]

آج لوگوں کے سامنے اور لوگوں سے چھپ کر گناہ کرنے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے پوچھا جائے گا۔ اے فلمے ڈرامے دیکھنے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے پوچھا جائے گا۔ اے آنکھوں سے حرام دیکھنے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے پوچھا جائے گا۔ اے نماز چھوڑنے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے پوچھا جائے گا۔ اے والدین کی نافرمانی کرنے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے

پوچھا جائے گا۔ اے سود اور رشوت کھانے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے پوچھا جائے گا۔ اے مسلمانوں کو تکلیف دینے والوں! ایک دن آئے گا جب تم سے پوچھا جائے گا۔ ذرا یاد کرو! اس لمحے کو اور گناہوں سے باز آجاؤ۔ ہم میں کسی کے اندر اتنی ہمت و قوت نہیں ہے کہ خدا کی بارگاہ میں حساب دے سکیں، اس لیے آج وقت ہے توبہ کرلو اور نیکی کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔

تو بے حساب بخش دے عطّارِ زار کو
تجھ کو نبی کا واسِطہ یاربّ مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علامہ ابن فرج جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ قیامت کے دن مال حلال جمع کرنے والے اور اسے حلال جگہ خرچ کرنے والے ایک شخص کو لایا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ حساب کے لیے کھڑے رہو۔ پھر اس سے ہر دانے، ذرے اور ہر ہر دانق (درہم کے چھٹے حصے) کا حساب لیا جائے گا کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا۔ پھر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابنِ آدم! تو ایسی دنیا کا کیا کرنا جس کے حلال کا حساب دینا پڑے گا اور حرام کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ (آنسوں کا دریا، ص:65)

اس وقت خوف و دہشت سے تیرا دل پھٹ جائے گا اور تجھے اپنی ہلاکت کا یقین

ہو جائے گا، اب تجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا وہ فرمان یاد آئے گا جس میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے رسول کی زبانی تجھے ڈراتے ہوئے فرمایا: وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہوگی۔ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ! جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے: اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں اور رسولوں کی غلامی کریں تو کیا تم پہلے قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں۔ [الابراہیم ۴۲ تا ۴۴]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

اے گناہ کرنے والوں سنو! ایک دن آئے گا جب راز کھولا جائے گا کہ تم نے کیا کیا

عمل کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ(1) وَ اِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ(2) وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ(3) وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ(4) عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ. جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے۔ اور جب سمندر بہادیے جائیں گے۔ اور جب قبریں کریدی جائیں گی۔ ہر جان کو معلوم ہوجائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔ [الانفطار ۱،۵]

آج بنتا ہوں معزز جو کھلے حشر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا رب!

صَلُّوا عَلَى الۡحَبِيۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جس سے حساب میں سختی ہوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کا قیامت کے دن حساب لیا جاوے گا وہ ہلاک ہوجاوے گا۔ میں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ اس کا حساب آسان لیا جاوے گا۔ فرمایا: إِنَّمَا ذَلِكَ الۡعَرۡضُ، وَلَكِنۡ مَنۡ نُوقِشَ فِي الۡحِسَابِ يَهۡلِكُ. یہ تو صرف پیشی ہوگی لیکن جس سے حساب میں جرح کرلی گئی وہ ہلاک ہوجاوے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، ج3، ص:1539)

پیارے اسلامی بھائیو! ہزاروں مصروفیات کے باوُجود دنیا کے لیے جیسے بھی ممکن ہو ہم وَقت نکال ہی لیتے ہیں تو کیا جس مقصد کے لیے ہمیں پیدا کیا گیا ہے اس کے

لیے تھوڑا سا وقت بھی نہیں نکال سکتے؟ قیامت کے دن ہمارے ہر ہر عمل کا حساب ہونا ہے کیا اس کی تیاری نہیں کر سکتے اس سلسلے میں ہمارا طرزِ عمل کیسا ہے اس پر خود ہی غور فرما لیجیے۔ کیونکہ ہمارا مقصدِ حیات تو رضائے خداوندی کا حصول ہے مگر افسوس! صد افسوس! ہم اس سے غافل ہو کر دنیاوی ترجیحات میں لگ گئے ہیں۔ ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے اور ہم مسلمان ہیں، اگر ان الفاظ کے معانی پر ہی غور کر لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہمیں تو احکامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے کا حکم دیا گیا ہے مگر شاید ہم دُھن کی دُھن میں مرنے اور قیامت کے دن حساب دینے، پل صراط سے گزرنے کو بھول کر رحمتِ خداوندی سے دور ہو چکے ہیں بلکہ خود اپنے آپ سے بھی غافل ہو چکے ہیں۔

عیب دُنیا میں تو نے چھپائے — حَشر میں بھی نہ اب آنچ آئے
آہ! نامہ مِرا کھل رہا ہے — یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! — صلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

روزِ قیامت کے چار سوال

امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت سیِّدُنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روزِ قیامت بندہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عدالت سے اس وقت تک نہ چھوٹے گا جب تک اس سے چار سوال نہ کر دیے جائیں: (۱) عمر کس کام میں

گزاری؟(۲)اپنے علم پر کہاں تک عمل کیا؟ (۳)خود کو کن کاموں میں مبتلا رکھا؟
(۴)مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟

لہٰذا اے کمزور انسان! اپنے اس وقت کی شرم اور خطرے کو بڑا جان، ہوسکتا ہے تجھے یہ کہا جائے: ہم نے دنیا میں تیرے عیبوں کو چھپائے رکھا اور آج ہم تجھے معاف کرتے ہیں۔ اس وقت تیری خوشی اور سرور کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا اور تمام اگلے پچھلے تجھ پر رشک کریں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ فرشتوں کو حکم دیا جائے: اس برے بندے کو پکڑو پھر اسے طوق ڈالو اور پھر اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ۔ اس وقت اگر تمام زمین و آسمان تجھ پر روئیں تو یقیناً تو اسی لائق ہے کیونکہ اطاعتِ الٰہی میں کوتاہی اور فانی و کمینی دنیا جو کہ اب تیرے پاس نہ رہی اس کے بدلے اپنی آخرت بیچ کر تو بڑی مصیبت اور شدید حسرت سے دوچار ہے۔ (احیاء العلوم، ج:5، ص:692)

دنیا ایک دھوکہ

دنیا کی زندگی میں مگن ہو کر اپنے رب کو بھول جانے والوں سنو! قیامت کا خوف نہ رکھنے والوں سنو! اللہ فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ(6)الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ(7)فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (8)كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ(9) اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک

بنایا پھر اعتدال والا کیا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ہر گز نہیں، بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو۔ وَ اِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ (10) كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ (11) يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ (12) اور بیشک تم پر کچھ ضرور نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِيۡ نَعِيۡمٍ (13) وَ اِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِيۡ جَحِيۡمٍ (14) يَّصۡلَوۡنَهَا يَوۡمَ الدِّيۡنِ (15) وَ مَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَ (16) بیشک نیک لوگ ضرور چین میں (جانے والے) ہیں۔ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔ انصاف کے دن اس میں جائیں گے۔ اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے۔ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ (17) ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِ (18) يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـئًا ؕ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ (19) اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ پھر تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ جس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہوگا۔ [الانفطار ۱۹،٦]

آسمان پھٹ جائے گا

اے کمزور و ناتواں بندو! ذرا تم قیامت کے دن کی ہولناکی اور سختی کا تصوّر کرو کہ جب تمام مخلوق اس زمین پر جمع ہوگی اور سروں پر سے ستارے جھڑ چکے ہوں گے، چاند و سورج کی روشنی مدہم پڑ چکی ہوگی، زمین چاند سورج کے گل ہونے کی وجہ

سے تاریک ہوگی، اسی دوران آسمان گھومے گا اور پھٹ جائے گا حالانکہ اس کی سختی اور موٹائی 500 سال کی مسافت کے برابر ہے اور فرشتے اس کے ہر ہر گوشے میں موجود ہیں، ہائے! آسمان پھٹنے کی وہ ہولناک آواز جو میرے کانوں سے ٹکرائے گی، ہائے! اس دن کی دہشت جس میں آسمان اپنی مضبوطی اور سختی کے باوجود پھٹ جائے گا اور اس چاندی کی طرح بہہ جائے گا جو تانبا کے ساتھ پگھل کر سرخ زردی مائل ہو جاتی ہے۔ الغرض آسمان پگھل گئے ہوں گے، پہاڑ دھنّی ہوئی رنگین روئی کی طرح ہوں گے جبکہ لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں یوں پیدل چل رہے ہوں گے کہ پھیلے ہوئے پتنگوں (پروانوں) کی طرح آپس میں ٹکرائیں گے۔ چنانچہ اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ کے اٹھایا جائے گا پسینہ کانوں کی لو تک پہنچ کر ان کی لگام بن جائے گا، یہ سن کر اُمّ المؤمنین حضرت سودہؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہائے خرابی! کیا لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو اس بات کی پروانہ ہوگی، پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: كُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

وہ دن کس قدر کٹھن اور دشوار ہوگا کہ لوگوں کے ستر کھلے ہوں گے مگر اس بات

سے بے پرواہوں گے کہ ایک دوسرے کو دیکھیں اوراس طرف توجہ کریں اور بے پروا کیوں نہ ہوں کہ کچھ اپنے پیٹ کے بَل چلیں گے اور کچھ منہ کے بَل، ان میں طاقت ہی نہ ہوگی کہ دوسروں کی جانب توجہ کریں۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت لوگوں کو تین انداز میں جمع کیا جائے گا سوار، پیدل اور منہ کے بَل چلنے والے۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! منہ کے بَل کس طرح چلیں گے؟ ارشاد فرمایا: جو ذات انہیں قدموں کے بَل چلا سکتی ہے وہ انہیں منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ (احیاء العلوم، ج:5، ص:675)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت

حدیث پاک کی مشہور و معروف کتاب صحیح بخاری شریف میں ہے: آقائے دو جہاں، مالک کون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہو گا تو لوگ اکھٹے ہو کر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب پاک کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں، لیکن تم حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاو، کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے خلیل ہیں تو وہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں، لیکن تم حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس

جاؤ، کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے کلیم ہیں تو وہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں لیکن تم حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ کہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، تو لوگ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی فرمائیں گے: میں اس کے لیے نہیں ہوں، لیکن تم حضرت سیدنا محمد مصطفے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی خدمت میں چلے جاؤ، وہ میرے پاس آئیں گے تو میں فرماؤں گا، کہ میں ہی تو شفاعت کرنے کے لیے ہوں۔ پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، تو مجھے اجازت ملے گی اور اللہ عزوجل میرے قلب میں ایسی حمد ڈالے گا کہ جو ابھی میرے علم میں حاضر نہیں۔ میں ان حمدوں سے حمد کروں گا اور رب تعالی کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا "یا محمد ارفع رأسک، وقل یسمع لک، وسل تعط، واشفع تشفع "یعنی اے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم! اپنا سر اٹھائیے، کہیے آپ کی سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یارب، اُمتي اُمتي. یارب عزوجل! میری امت، میری امت۔ تو فرمایا جائے گا: جائیے اور اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو (جہنم سے) نکال لیجئے کہ جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور انہیں نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا اور انہی حمدوں سے رب عزوجل کی حمد کروں گا، پھر دوبارہ رب تعالی کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یا محمد ارفع رأسک، وقل یسمع لک، وسل تعط، واشفع تشفع یعنی

اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یارب، اُمتی اُمتی. یارب میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جائیے اور اپنی امت کے ہر اس شخص کو نکال لائیے کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسوں کو نکال لاؤں گا۔ پھر واپس آؤں گا تو رب تعالی کی انہی حمدوں سے ثنا کروں گا، پھر اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یا محمد ارفع رأسک، وقل یسمع لک، وسل تعط، واشفع تشفع یعنی اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! اپنا سر اٹھائیے، کہیے سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: یارب، اُمتی اُمتی. یارب عزوجل میری امت، میری امت۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کمتر ایمان ہو، اسے بھی آگ سے نکال لیجیے، چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ مزید آگے اسی حدیث میں ہے: پھر واپس چوتھی مرتبہ آؤں گا تو رب تعالی کی انہی حمدوں سے ثنا کروں گا، پھر اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ کہا جائے گا: یا محمد ارفع رأسک، وقل یسمع لک، وسل تعط، واشفع تشفع. یعنی اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ! اپنا سر اٹھائیے، کہئے سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا، شفاعت کیجیے ، قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب عزوجل مجھے ہر اس شخص کے نکالنے کی اجازت عطا فرما جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو۔ اللہ پاک

ارشاد فرمائے گا: وعِزَّتِي وجَلاَلِي، وكِبْرِيائِي وعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ مِنها مَن قالَ لاَ إلَهَ إلّا اللّٰهُ. مجھے میرے عزت و جلال اور میری کبریائی و عظمت کی قسم، میں جہنم سے ہر اس شخص کو نکالوں گا جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔ (صحیح بخاری، ج9، ص146، رقم الحدیث:7510)

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا　　ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ　　نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ　　مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

خدا کا کلام

حضرت عدی ابن حاتمؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر کسی سے اس کا رب کلام کرے گا اس کے اور رب کے درمیان نہ کوئی ترجمان ہو گا اور نہ پردہ جو اس کے لیے آڑ ہو تو وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو عمل آگے بھیجے اور اپنے بائیں وہی دیکھے گا جو آگے بھیجے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کے سوا نہ دیکھے گا اپنے سامنے تو تم آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کی قاش سے۔ (مشکاۃ المصابیح، ج3، ص:1539)

قیامت کی گرمی

پیارے اسلامی بھائیو! آج سورج ہم سے کروڑوں میل دور ہے اور اس کا رخ نہیں

بلکہ پیٹھ ہماری طرف ہے، زمین بھی آج مٹی کی ہے ذرا یاد کریں! اس وقت کو جب سورج سوا میل پر آگ برسا رہا ہو گا۔ تانبے کی زمین ہو گی، لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈبکیاں کھا رہے ہوں گے۔ کوئی سر تک، کوئی کمر تک، کوئی گھٹنوں تک، تو کوئی پسینہ میں پورا ہی ڈوب چکا ہو گا۔ کون سی ایسی نیکی ہے ہمارے پاس جس کی بدولت کل قیامت کی گرمی سے چھٹکارا ملے۔

ہائے! معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
گرمیِ حشر میں پھر کیسے سہوں گا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سنو سنو! حضرت سیِّدُنا ابنِ عُمر فرماتے ہیں کہ شفیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَتّٰی یَغِیْبَ اَحَدُھُمْ فِیْ رَشْحِہٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ یعنی جس دن لوگ تمام جہانوں کے پالنے والے کے سامنے کھڑے ہوں گے تو بعض لوگ آدھے کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ (صحیح ابن حبان، ج:16، ص:318)

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَذْھَبَ عَرَقُھُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ بَاعًا وَیُلْجِمُھُمْ وَیَبْلُغُ آذَانَھُمْ یعنی قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا حتّٰی کہ ان کا پسینہ

زمین میں ستر گز تک چلا جائے گا اور ان کے مونہوں پر لگام لگا کر ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (صحیح بخاری، ج:8، ص:111)

یا الٰہی جب زبانیں باہَر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک روایت میں ہے: وہ 40 سال تک آسمانوں کی طرف ٹکٹکی باندھے کھڑے ہوں گے تو سخت تکلیف کے ساتھ پسینے نے ان کو لگام دے رکھی ہوگی۔

حضرت سیِّدُنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سورج زمین کے قریب ہوجائے گا تو لوگوں کو پسینہ آئے گا بعض لوگوں کا پسینہ ان کی ایڑیوں تک جائے گا، بعض کا آدھی پنڈلی تک، بعض کا گھٹنوں تک پہنچے گا، کچھ کا رانوں تک، کچھ کا ان کی کمر تک اور بعض کا تو ان کے منہ تک پہنچے گا۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ وہ ان کے منہ کو لگام ڈال دے گا اور بعض کو پسینہ ڈھانپ لے گا اور آپ نے اپنے مبارک ہاتھ کو سرِ انور پر رکھا۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنے والا شخص پیاسا ہوگا۔ (آخرت کے حالات، ص:280)

روزِ محشر کی مشقت

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس دن کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جب لوگ 50 ہزار سال کی مقدار اپنے پیروں پر کھڑے رہیں گے نہ اس دن میں ایک لقمہ کھائیں گے نہ پانی کا گھونٹ پئیں گے یہاں تک کہ جب ان کے گلے پیاس سے کٹ جائیں گے اور بھوک سے ان کے پیٹ جل جائیں گے تو انہیں دوزخ کی طرف پھیر دیا جائے گا، وہ نہایت گرم چشمے کا پانی پئیں گے جس کی گرمی اب پک چکی ہوگی۔ چنانچہ جب ان کی مشقت طاقت سے بڑھ جائے گی تو ایک دوسرے سے کہیں گے کوئی ایسا تلاش کرو جو اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں معزز ہو تاکہ وہ ہماری سفارش کرے، وہ جس بھی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جائیں گے وہ ان کو خود سے دور کرتے ہوئے فرمائیں گے مجھے چھوڑ دو! نفسی نفسی! مجھے میرے معاملے نے دوسروں کے معاملے سے بے پروا کر رکھا ہے، الغرض ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال کا عذر پیش کرتے ہوئے فرمائیں گے: آج ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ اتنے جلال میں ہے کہ نہ آج سے پہلے کبھی ایسے جلال میں ہوا نہ آج کے بعد کبھی اتنے جلال میں ہوگا حتّٰی کہ ہمارے پیارے نبی حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر اس شخص کی شفاعت کریں گے جس کی آپ کو اجازت ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے: لَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ

قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

لہٰذا اس دن کی طوالت اور اس میں شدید انتظار کے بارے میں غور و فکر کرو تاکہ تمہاری مختصر سی عمر میں گناہوں سے باز رہنے کا وقت تمہارے لیے آسان ہو جائے۔

(احیاء العلوم، ج:5، ص:680)

جنت سے محرومی

علامہ شعیب حریفیش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ قریب پہنچیں گے اور اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اس کے محلات دیکھیں گے تو ندا کی جائے گی: ان لوگوں کو جنت سے لوٹا دو، ان کے لیے جنت میں کوئی حصہ نہیں۔ تو وہ ایسی حسرت کے ساتھ لوٹیں گے کہ اس جیسی حسرت سے اگلوں پچھلوں میں سے کوئی نہ لوٹا ہو گا تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اگر تو یہ دکھانے سے قبل ہی جہنم میں داخل کر دیتا تو ہم پر آسان تھا۔ فرمائے گا: میں نے یہ اس لیے کیا کیونکہ تم خلوت میں نافرمانیوں سے میرا مقابلہ کیا کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملتے تو لوگوں کو دکھانے کے لیے بڑی عاجزی سے ملاقات کرتے اور جو تمہارے دلوں میں میرے

لیے تھا وہ اس کے برعکس تھا۔ تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہ ڈرتے، لوگوں کی تعظیم کرتے اور میری تعظیم نہ کرتے۔ تو آج میں تمہیں اپنا دردناک عذاب چکھاؤں گا مزید یہ کہ میں نے تم پر آخرت کا ثواب حرام کردیا ہے۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص228)

پل صراط کا منظر

پل صراط سے ہر کسی نے گزرنا ہے جیسا کہ اللہ پاک فرماتا ہے: وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا. اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا. پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔[مریم ۷۲،۷۱]

صراط حق ہے، یہ ایک پُل ہے کہ پشتِ جہنم پر نصب کیا جائے گا، بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، سب سے پہلے نبی صلی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم گزر فرمائیں گے، پھر اور انبیاو مرسلین، پھر یہ اُمّت پھر اور اُمتیں گزریں گی اور حسبِ اختلافِ اعمال پُلِ صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے، بعض تو ایسے تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہو گیا اور بعض تیز ہوا کی طرح، کوئی ایسے جیسے پرندہ اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے، یہاں تک کہ بعض شخص سُرین پر گھسٹتے ہوئے اور کوئی چیونٹی

کی چال جائے گا اور پُل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (اللہ (عزوجل) ہی جانے کہ وہ کتنے بڑے ہونگے) لٹکتے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑلیں گے، مگر بعض تو زخمی ہوکر نجات پاجائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت، ج:1، ح:1، ص:150)

پُل صِراط آہ! ہے تلوار کی بھی دھار سے تیز
کس طرح سے میں اسے پار کروں گا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پل صراط کی ہولناکی کو بیان کرتے ہوئے رب فرماتا ہے: يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بناکر اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔ [مریم ۸۵،۸۶] دوسری جگہ فرمایا: فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف اور انھیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔ [الصّٰفّٰت ۲۳،۲۴]

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صِراط
آفتابِ ہاشمی نُور الھُدیٰ کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میں پل صراط کیسے پار کروں گا

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تو اپنی حالت کی طرف دیکھ کہ تو اس پل کی طرف بڑھ رہا ہو گا اور اس پر چڑھے گا، تیری پیٹھ تیرے گناہوں کے بوجھ تلے دبی ہو گی اور تو دائیں بائیں لوگوں کو دیکھے گا کہ جہنم میں گر رہے ہوں گے جبکہ غمخوارِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرما رہے ہوں گے: یَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ. یعنی اے میرے رب ان کو بچا لے بچا لے۔ پل صراط سے کثیر لوگوں کے پھسلنے کے سبب تجھے جہنم کی گہرائی سے تباہی و بربادی کی چیخ و پکار سنائی دے گی، اب اگر تیری ندامت نے تجھے کچھ نفع نہ دیا اور تیرا قدم بھی پھسل گیا تو بتا کیسا منظر ہو گا؟ اب تو موت موت پکارے گا اور کہے گا: اس دن سے تو میں ڈرتا تھا، کاش! میں اپنی اس زندگی کے لیے کچھ آگے بھیجتا، کاش! میں نبی کے طریقے پر چلتا، ہائے میری خرابی، کاش! کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا، کاش! میں مٹی ہوتا، کاش! میں بھولی بسری چیز ہوتا، ہائے کاش! میری ماں نے ہی مجھے نہ جنا ہوتا۔ اس وقت تجھے آگ کے شعلے اُچک لیں گے اور ایک پکارنے والا کہے گا: دھتکارے پڑے رہو اس میں اور بات نہ کرو۔ اب رونے دھونے، چیخنے چلانے اور مدد مانگنے کے سوا کوئی راستہ نہ ہو گا، جب یہ سارے خطرے تیرے سامنے ہوں گے تو بتا اس وقت تو

اپنی عقل کو کیسا دیکھتا ہے؟ اگر تو ان سب پر ایمان نہیں رکھتا تو پھر تو کفار کے ساتھ درکاتِ جہنم میں ہمیشہ رہنا چاہتا ہے اور اگر تو ایمان رکھتا ہے لیکن اس سے غفلت اور اس کی تیاری کے معاملے میں سستی کا شکار ہے تو تیرا نقصان اور سرکشی بہت بڑی ہے، تیرا ایسا ایمان تجھے کیا فائدہ دے گا جو تجھے گناہ چھوڑنے اور عبادات کرنے کے ذریعے اللہ کی خوشنودی پر بھی نہیں ابھار رہا! اگر تیرے سامنے صرف پل صراط کی ہولناکی اور اس پر سے گزرنے کا دل دہلا دینے والا خطرہ ہی ہو اگرچہ تو سلامتی کے ساتھ گزر بھی جائے تو پھر بھی یہ ڈر و خوف کیا تیری کمر توڑنے کے لیے کم ہے؟ (احیاء العلوم، ج:5، ص:705)

بروزِ قیامت ہو ایسی عنایت	رہوں پُل پہ ثابِت قدم یاالٰہی
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!	صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلیٰ محمَّد

حسن بصری اور پل صراط

حضرتِ سیّدُنا حسن بصری نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے۔ فرمایا: یافتی ھل مررتَ بالصراط قال لا. اے جوان! کیا تو پُل صراط سے گزر چکا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ پھر فرمایا: فھل تدری إلی الجنة تصیر أم إلی النار قال لا. کیا یہ جانتا ہے کہ تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: فَمَا ھٰذَا الضِّحْكُ یعنی پھر تیرا یہ ہنسنا کیسا ہے؟ (یعنی جب ایسی مشکلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نجات کا بھی علم

نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے ؟) قال فما رؤي ذلك الفتى بعد ها ضاحكا. اس کے بعد کسی نے کبھی بھی اُس شخص کو ہنستے نہیں دیکھا۔ (احیاء العلوم الدین، ج4، ص:185)

مَحشر میں پُلْ صراط پہ میرے قدم کہیں
جائیں پھسل نہ یا خدا یا ربِّ مصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

15 ہزار سال کی مسافت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو ! اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے، پُل صراط کا سفر نہایت ہی طویل (یعنی لمبا) ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: پُل صراط کا سفر پندرہ ہزار سال کی راہ ہے، پانچ ہزار سال اوپر چڑھنے کے، پانچ ہزار سال نیچے اُترنے کے اور پانچ ہزار سال برابر کے۔ پُل صراط بال سے زِیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور وہ جہنَّم کی پشت پر بنا ہوا ہے اس پر سے وہ گزر سکے گا جو خوفِ خدا کے باعث کم زور ہوگا۔ (آخرت کے حالات، ص:409)

اے عاشقانِ رسول ! تصوُّر کیجئے ! اُس وقت کیا گزر رہی ہوگی جب میدانِ قیامت میں سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، لوگ ننگے بدن اور ننگے پاؤں زمین پر کھڑے ہوں گے، بھیجے کھول رہے ہوں گے، کلیجے پھٹ گئے ہوں گے، دل اُبل کر گلے میں آگئے ہوں گے، ایسے خوفناک حالات میں پُل صراط سے گزرنے کا مرحلہ

در پیش ہو گا ۔ اِس سے گزرنے کیلیے دُنیوی اعتبار سے طاقت ور ، کڑیل نوجوان یا پہلوان، تیز رفتار، خلاباز یا کراٹے باز، اور ہٹّے کٹّے ہونے کی حاجت نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابِق خوفِ خدا کے سبب کم زور رہنے والے پُل صراط کو بآسانی پار کرلیں گے ۔

پل صراط کا خوف

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے بیٹھے تو لوگ ان کے قریب آنے کے لیے ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے ، اس پر آپ نے ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اے میرے بھائیو! آج تم میرا قرب پانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکے دے رہے ہو، کل قیامت میں تمہارا کیا حال ہو گا جب پرہیزگاروں کی مجالس قریب ہوں گی جبکہ گناہ گاروں کی مجالس کو دور کردیا جائے گا، جب کم بوجھ والوں (یعنی نیک لوگوں) سے کہا جائے گا کہ تم پُل صراط عُبور کرلو اور زیادہ بوجھ والوں (یعنی گناہ گاروں) سے کہا جائے گا کہ تم جہنَّم میں گر جاؤ۔ آہ! میں نہیں جانتا کہ میں زیادہ بوجھ والوں کے ساتھ جہنَّم میں گر پڑوں گا یا تھوڑے بوجھ والوں کے ساتھ پُل صراط پار کرجاؤں گا۔ پھر آپ رونے لگے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ آپ کے قریب بیٹھے ہوئے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر آپ ان کی طرف متوجّہ ہوئے اور پکار کر فرمایا: ”اے بھائیو! کیا تم جہنَّم کے خوف سے نہیں رو رہے ؟ سن لو کہ جو شخص

جہنّم کے خوف سے روتا ہے اللہ پاک اسے اس دن جہنّم سے آزاد فرمائے گا جس دن مخلوق کو زنجیروں اور بیڑیوں سے کھینچا جا رہا ہو گا۔ (آنسوں کا دریا، ص:77)

50 ہزار سال کا دن

قیامت کا دن کافروں کے لیے 50 ہزار سال کا ہو گا جبکہ مسلمانوں کے لیے بہت ہلکا وقت ہو گا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ. اس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں۔ [السجدۃ ۵]

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ﴿8﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىِٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ﴿9﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ﴿10﴾ پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ تو وہ دن کرّا دن ہے۔ کافروں پر آسان نہیں۔ [المدثر ۸،۱۰]

حضرت ابن عباس اس فرمانِ الٰہی فِی یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِینَ أَلْفَ سَنَةٍ. کی تفسیر ہوتے ہوئے فرماتے ہیں: فهذا يوم القيامة، جعله الله على الكافرين مقدار خمسين ألف سنة. یہ قیامت کا دن ہے جو کافروں پر 50 ہزار سال کا ہو گا۔

(تفسیر طبری، ج:23، ص:602)

مسلمانوں پر محشر کا دن مختصر ہو گا

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: والَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ، إنّہُ لَیُخَفَّفُ عَلَى المُؤْمِنِ حتی یَکُونَ أَخَفَّ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلاةِ

المَکۡتُوبَۃِ یُصَلِّیھا فِی الدُّنیا. اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مومن پر ہلکا ہو گا حتّٰی کہ اس فرض نماز سے بھی زیادہ ہلکا ہو گا جو مومن دنیا میں پڑھا کر تا تھا۔ (تفسیر طبری، ج:23، ص:602)

دوسری جگہ فرمایا: یَوۡمُ القِیامَۃِ عَلی المُؤۡمِن کَقَدۡرِ ما بَیۡنَ الظُّھۡرِ و العَصۡرِ. مسلمانوں پر قیامت کا دن ظہر و عصر کے درمیانی وقت جتنا ہو گا۔ (شعیب الایمان، ج:1، ص:555)

میزان عمل

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میزان حق ہے۔ اس پر لوگوں کے اعمال نیک و بد تولے جائیں گے، نیکی کا پلہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اُٹھے، دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے۔ (بہار شریعت، ج:1، ح:1، ص:148)

میزانِ عمل کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ نَضَعُ الۡمَوَازِیۡنَ الۡقِسۡطَ لِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٌ شَیۡـًٔا۔ وَاِنۡ کَانَ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ اَتَیۡنَا بِھَا۔ وَ کَفٰی بِنَا حٰسِبِیۡنَ ﴿47﴾ اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔ [الانبیاء ۴۷]

اور فرمایا: فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ﴿6﴾ فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿7﴾ وَ اَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ﴿8﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ﴿9﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِیَهۡ ﴿10﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿11﴾ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ۔وہ تو من مانتے عیش میں ہیں ۔اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں۔وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ۔اور تونے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی۔ایک آگ شعلے مارتی۔[القارعۃ۱۱،۶]

جس شخص کا نیکوں کا پلڑا بھاری ہوگا وہ تو کامیاب ہوگا مگر جس کا پلڑا ہلکا ہوا تباہی اس کا مقدر ہوگی۔اللہ فرماتا ہے: وَ الۡوَزۡنُ یَوۡمَئِذِ ۣالۡحَقُّ ۚ ۔ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿8﴾ اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے۔ وَ مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ بِمَا كَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿9﴾ اور جن کے پلے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے۔[الاعراف ۹،۸]

آہ ! میزاں پر کھڑا ہوں شافعِ محشر کرم !
نیکیاں پلّے نہیں ہیں بس گناہوں کا ہے ڈھیر

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

صراط الجنان فے تفسیر القران میں ہے: حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے، حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا اگر اس

میں آسمانوں اور زمینوں کو رکھا جائے تو وہ اس کی بھی گنجائش رکھتا ہے۔ فرشتے کہیں گے: یا اللہ ! اس میں کس کو وزن کیا جائے گا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہوں گا۔ فرشتے عرض کریں گے: تو پاک ہے، ہم تیری اس طرح عبادت نہیں کر سکے جو تیری عبادت کا حق ہے۔ (صراط الجنان فی تفسیر القران تحت السورۃ الاعراف 8)

اللہ کی بارگاہ میں پیشی

رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو قیامت کے دن مخلوق کے سامنے چھانٹے گا تو اس کے سامنے ننانوے دفتر پھیلائے جائیں گے ہر دفتر تا حد نظر ہو گا پھر فرمائے گا: أتنكر من هذا شيئا؟ أظلمك كتبتي الحافظون؟ کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا تجھ پر میرے نگران کاتبین نے ظلم کیا ہے، عرض کرے گا: لا یارب. نہیں یارب۔ پھر فرمائے گا: أفلك عذر؟ کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے، عرض کرے گا نہیں یارب تو فرمائے گا: إن لك عندنا حسنة وإنه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله فيقول احضر وَزنَك . ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہو گا تو ایک ورقہ نکالا جاوے گا جس میں ہو گا اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا

عبدہ و رسولہ رب فرمائے گا: جا اپنے تول پر حاضر ہو وہ کہے گا یارب یہ ورقہ ان دفتروں کے مقابل کیا ہے رب فرمائے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا فرمایا کہ پھر یہ دفتر ایک پلے میں اور یہ پرچہ دوسرے پلہ میں رکھا جائے گا تو یہ دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور وہ پرچہ بھاری ہو جاوے گا اللہ کے نام کے مقابل کوئی چیز وزنی نہ ہو گی ۔(مشکاۃ المصابیح، ج:3، ص:1542)

پیارے اسلامی بھائیو! زندگی کا کیا بھروسا! آپ کی صحّت لاکھ اچھّی ہو مگر کیا آپ نہیں جانتے کہ یکایک زلزلہ آجاتا ہے بسیں، کاریں اور ریل گاڑیاں اُلٹ جاتی ہیں یا اچانک بم دھماکا ہوتا اور لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں اور اگر فضا میں فلائٹ کریش ہو جائے پھر تو لاشوں کی شناخت بھی دشوار ہو جاتی ہے، عُہدہ اور مَنصب کچھ بھی کام نہیں آتا، آدمی ایک جھٹکے میں مرجاتا ہے، یہ انمول سانس جلدی جلدی نکل رہے ہیں، جو ایک بار نکل جاتا ہے پلٹ کر نہیں آتا یقیناً ہر سانس موت کی جانب ایک قدم ہے۔

حضرت سیّدُنا انس فرماتے ہیں: آدمی کو قیامت کے دن لایا جائے گا حتّٰی کہ ترازو کے دونوں پلڑوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا، اگر اس کا (نیکیوں والا) پلڑا بھاری ہو گیا تو فرشتہ اتنی زور سے پکار کر کہے گا جسے پوری مخلوق سنے گی کہ فلاں خوش بخت ہوا اب کبھی بدبخت نہ ہو گا اور اگر وہ پلڑا ہلکا ہوا تو فرشتہ اتنی ہی اونچی آواز سے پکارے گا جسے پوری مخلوق سنے گی: فلاں بدبخت ہوا اب

کبھی خوش بخت نہ ہو گا۔

نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہونے کی صورت میں دوزخ پر مقرر فرشتے آگے بڑھیں گے، ان کے ہاتھ میں لوہے کے گرز ہوں گے جن پر آگ کا لباس ہو گا چنانچہ وہ آگ کے حصے (گناہ گار) کو آگ (یعنی دوزخ) کی طرف لے جائیں گے۔ (احیاء العلوم، ج:5، ص:694)

ترکی اور سیریا کا زلزلہ

ذرا غور کریں 8 مارچ کو ترکی اور سیریا میں 40 سکینڈ کا زلزلہ آیا اور چند سکینڈ میں ہزار ہا ہزار لوگ موت کے گھاٹ اتر گئے۔ چند سکینڈ پہلے جو لوگ کروڑ پتی تھے وہ فقیر بن گئے۔ سیکڑوں گھر زمین بوس ہو گئے۔ یہ زلزلہ صبح 4 بجے آیا جب کہ اکثر لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ زلزلہ آیا زمین ہلی اور پھر کیا ہوا............ ذرا ان لوگوں کے حالات پر غور کریں کہ کئی لوگ ملبے میں دبے رہے سانس چل رہی ہے مگر کوئی باہر نکالنے والا نہیں.... کچھ لوگوں نے بذریعہ موبائل اپنی ویڈیو بنا کر بھیجی کہ ہم زندہ ہیں ہم کو نکالیں مگر لوگ نہیں نکال پائے..... کچھ ایسے بھی تھے جس کی ایک دو دن تک ملبے سے آواز بھی آتے رہی مگر وہ بھی موت کے گھاٹ اتر گئے۔ غور کریں قیامت کے زلزلے کا کیا حال ہو گا۔

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! سوچیں! اللہ پاک نے ہمیں وقت عطا فرمایا ہے آج

ہم توبہ کرلیں !اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں !ہر رات یہ سوچ کر سوئیں کہ یہ رات میں زندگی کی آخری رات ہے۔ پانچوں نمازیں مسجد میں پڑھنے کا عہد کریں، روزہ رکھنے ، زکاۃ فرض ہونے کی صورت میں زکاۃ دینے کا عہد کریں۔ اور ہر اس کام سے بچیں جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ ناراج ہوں۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے

مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے
جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سُونے
ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے
مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفرنامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یا رِضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفرنامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلیٰ حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد1)	ازقلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	ازقلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	ازقلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	ازقلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	ازقلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	ازقلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	ازقلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت واہمیت	ازقلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	ازقلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	ازقلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری وفنی جائزہ	ازقلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	ازقلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	ازقلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	ازقلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	ازقلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	از قلم ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	از قلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں	از قلم محمد عبد السبحان عطاری مدنی
مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں	از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی
قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل	از قلم غلام معین الدین قادری
اہل علم کے فضائل	از قلم اسامہ نعیم عطاری
ایمان افروز پچاس نصیحتیں	از قلم محمد شاہ رخ رضا قادری
الرسالة التصوف	از قلم قیس بن ڈاکٹر اظہر عطاری
بکھرے موتی	از قلم احمد صابر مدنی

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS r

PS
graphics

DONATE ♥

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

قیامت کا دن

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)